فون نمبر ۲۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

جسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم دوشنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۲۵۱	۲۹ اخاء ۱۳۴۵ ہش ۱۳ رجب ۱۳۸۶ھ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

اخبار احمدیہ

۔۔۔۔ ربوہ ۲۸ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔

[redacted]

۔۔۔۔ لاہور ۲۰ اکتوبر۔ محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی صحت پِتّہ کے اپریشن کے بعد بفضلہ تعالیٰ رفتہ رفتہ بہتر ہو رہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و رحم سے محترمہ سیدہ موصوفہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

۔۔۔۔ ماریشس سے آمدہ ایک حالیہ تار کے ذریعہ ماریشس کی جماعت کے احباب اور مبلغ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر دو صحابہ محترم قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل رضی اللہ عنہ اور مولانا جلال الدین صاحب شمس رضی اللہ عنہ کی وفات پر گہرے رنج والم کا اظہار کرتے ہیں انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور دونوں صحابہ رضی اللہ عنہم کے پسماندگان کے ساتھ بھی گہری ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ (وکالت تبشیر ربوہ)

علمی تقاریر کا چھٹا جلسہ

علمی تقاریر کا چھٹا اجتماع سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں مورخہ ۶ نومبر بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ اس اجلاس میں محترم مرزا عبد الحق صاحب سرگودہا، محترم شیخ عبد القادر صاحب لاہور اور محترم صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب ربوہ تقاریر فرمائیں گے۔ تقاریر کے عنوان یہ ہیں۔

(۱) بعثت مسیح موعود کی علامات از روئے قرآن مجید

(۲) " " " احادیث نبویہ

(۳) " " " بیانات بزرگان امت

(خاکسار: ابو العطاء جالندھری)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ نے کُونُوا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ فرما کر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا ہے

یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں

"اللہ تعالیٰ نے کہیں بھی مُردوں کے پاس جانے کی ہدایت نہیں فرمائی بلکہ کونوا مع الصادقین کا حکم دے کر زندوں کی صحبت میں رہنے کا حکم دیا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے دوستوں کو بار بار یہاں آنے اور رہنے کی تاکید کرتے ہیں اور ہم جو کسی دوست کو یہاں رہنے کے واسطے کہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ محض اس کی حالت پر رحم کر کے ہمدردی اور خیر خواہی سے کہتے ہیں۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایمان درست نہیں ہوتا جب تک انسان صاحب ایمان کی صحبت میں نہ رہے اور یہ اس لئے کہ چونکہ طبیعتیں مختلف ہوتی ہیں ایک ہی وقت میں ہر قسم کی طبیعت کے موافق حال تقریر ناصح کے منہ سے نہیں نکلا کرتی۔ کوئی وقت ایسا آجاتا ہے کہ اس کی سمجھ اور فہم کے مطابق اس کے مذاق پر گفتگو ہو جاتی ہے جس سے اس کو فائدہ پہنچ جاتا ہے اور اگر آدمی بار بار نہ آئے اور زیادہ دنوں تک نہ رہے تو ممکن ہے کہ ایک وقت ایسی تقریر ہو جو اس کے مذاق کے موافق نہیں ہے اور اس سے اس کی بدلی پیدا ہو اور وہ حسن ظن کی راہ سے دور جا پڑے اور ہلاک ہو جاوے۔" (ملفوظات جلد دوم صفحہ ۵۳)

"لوگ میرے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر یہ تو کہہ جاتے ہیں کہ دین کو دنیا پر ترجیح دوں گا لیکن یہاں سے جا کر اس بات کو بھول جاتے ہیں وہ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں اگر وہ یہاں نہ آویں گے دنیا نے ان کو پکڑ رکھا ہے اگر دین کو دنیا پر ترجیح ہوتی تو وہ دنیا سے فرصت پا کر یہاں آتے۔" (بدر ۱۶ نومبر ۱۹۱۱ء)

"پس تم کو چاہیئے کہ تم زندوں کی صحبت تلاش کرو اور بار بار اس کے پاس آ کر بیٹھو ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک دو مرتبہ میں تاثیر نہیں ہوتی۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ترقی تدریجاً ہوتی ہے۔ جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوئی۔ جو سلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہوگا اس میں بھی ترقی کا قانون کام کرتا ہوگا۔ پس چاہیئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی طرح اپنے کاروبار چھوڑ کر یہاں آکر بار بار اور عرصہ تک صحبت میں رہو تاکہ تم دیکھو جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا اور وہ پاؤ جو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پایا۔" (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۳ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا مبارک ارشاد

فضل عمر فاؤنڈیشن فنڈ میں کم از کم ۹/۱ لاکھ روپیہ سال اول میں وصول ہو جانا چاہیئے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ یہ وعدے جو تین سال میں وصول ہونے ہیں ان کا کم از کم ½ حصہ سال رواں یعنی سال اول میں وصول ہو جائے اس وقت تک جو وعدے ہو چکے ہیں ان کے لحاظ سے تقریباً ۱۰-۹ لاکھ کی وصولی سال اول میں ہونی چاہیئے۔" (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ اکتوبر ۱۹۶۶ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک عظیم کارنامہ

(۲)

ایک مسلمان اگر اسلامی تعلیمات پر عامل ہو جائے تو وہ کبھی متعصب ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ اسلام نے لا اکراہ فی الدین کا اصول پیش کر کے نہ صرف مذہبی رواداری کا منفی اصول پیش کیا ہے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر اس نے نہایت وضاحت سے دوسری اقوام سے مثبت اتحاد کے ہر پہلو پر تعلیم دی ہے۔ اور کوئی ایسی بات نہیں چھوڑی جو تمام مذہبی لوگوں میں باہمی تعاون علی البر کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اسلام نے جہاں یہ تعلیم دی ہے کہ

لا اکراہ فی الدین

وہاں یہ بھی فرمایا ہے کہ

فمن شاء فلیومن ومن شاء فلیکفر

یعنی جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کر دے۔ اس سے بھی بڑھ کر اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ

لکم دینکم ولی دین

یعنی تم اپنے دین پر قائم رہنے کے لئے آزاد ہو اور میں بھی اپنے دین پر قائم رہنے کے لئے آزاد ہوں۔ چنانچہ مکہ میں دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ جب آپؐ مکہ میں نہایت پُرامن طریقے سے داخل ہوئے تو آپؐ نے صرف لا تثریب علیکم الیوم کہہ کر سب دشمنانِ حق کو معاف کر دیا بلکہ جب بعض سنگین مجرموں میں سے حضرت عکرمہؓ جو ابوجہل جیسے دشمن عنید کے فرزند تھے اور خود بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سخت مخالفت کرتے رہتے تھے مکہ سے بھاگ گئے اور ان کی اہلیہ نے انہیں سمجھا بجھا کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ تو حضرت عکرمہ کے سوال پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آپ اپنے مذہب پر قائم رہ کر بھی پُرامن طریق سے رہ سکتے ہیں۔ جس کا حضرت عکرمہ پر یہ اثر ہوا کہ آپ فوراً مسلمان ہو گئے۔

کیا یہ حیرت کا مقام نہیں کہ ایسے عظیم الشان انسان پر آج دشمنانِ حق یہ الزام لگاتے ہیں کہ آپؐ نے تلوار سے اسلام پھیلایا اور اس سے بڑھ کر یہ امر کتنا شرمناک ہے کہ آج بعض اقامت دین کے داعی بھی یہ بات کہنے سے نہیں ہچکچاتے کہ عربوں پر آپؐ کے وعظ و نصائح کا تو کوئی اثر نہ ہوا۔ لیکن جب آپؐ نے (نعوذ باللہ) تلوار ہاتھ میں لی تو دلوں سے زنگ اترنے لگے۔ سبحان اللہ۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جن کے متعلق آپؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہؓ کا قول ہے کہ کان خلقہ القرآن قرآن پاک کی تعلیمات ہی کو اپنے اسوۂ حسنہ میں اجاگر کیا ہے۔ آپؐ نے اپنے دشمنانِ عنید سے جو سلوک کیا وہ اسلام کی تعلیمات ہی کا عملی نمونہ ہے۔ الغرض نہ صرف یہ کہ ایک مسلمان اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے متعصب ہو ہی نہیں سکتا۔ بلکہ اسلامی تعلیمات اس کو یہ بھی سکھاتی ہیں کہ دنیا میں مختلف مذاہب کے لوگ دنیا میں پُرامن رہ کر باہم اتحاد و تعاون سے رہ سکتے ہیں۔

اسلام نے اس کے لئے یہ اصول پیش کیا ہے کہ سب ادیان کو بنیادی طور پر صحیح تسلیم کیا جائے اور تمام ادیان کے پیشواؤں کو حق پر مان لیا جائے۔ گذشتہ اداریہ میں ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک اقتباس سے اس کی وضاحت کی ہے۔ چنانچہ اس اقتباس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی آیہ کریمہ

ان من امة الا خلا فیھا نذیر

کوئی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا پیش کی ہے۔ بے شک اسلام کا کلمہ طیبہ جس پر ایمان لانا لازمی ہے یہ ہے کہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

یعنی اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ تعالےٰ کے رسول ہیں تاہم قرآن کریم ہی یہ تلقین بھی کرتا ہے کہ نہ صرف اللہ تعالےٰ پر ایمان لاؤ اور نہ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام پر اور تمام کتب سماوی پر ایمان لانا بھی ضروری ہے۔ پھر قرآن کریم میں یہ وضاحت بھی کی گئی ہے کہ قرآن کریم میں صرف بعض انبیاء علیہم السلام کا ذکر ہے اور بعض انبیاء علیہم السلام ایسے بھی ہوئے ہیں۔ جن کا ذکر قرآن کریم میں نہیں آیا۔

ان دونوں باتوں کو ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ صرف ان انبیاء علیہم السلام پر ہی ایمان لانا ضروری نہیں جن کا ذکر قرآن کریم میں آیا ہے۔ بلکہ اجمالی طور پر ان انبیاء علیہم السلام پر بھی ایمان لانا ضروری ہے۔ جن کا ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی روشنی میں اس امر کی جو وضاحت فرمائی ہے۔ وہ ملاحظہ ہو آپؑ فرماتے ہیں:-

"یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رب العالمین ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک۔ بلکہ وہ سب قوموں کا رب ہے اور تمام زمانوں کا رب ہے۔ اور تمام مکانوں کا رب ہے۔ اور تمام ملکوں کا وہی رب ہے اور تمام فیضوں کا وہی سرچشمہ ہے۔ اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے۔ اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زمانوں پر محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے۔ اور یہ نہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا۔ مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا۔ مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا اور اپنے ایسے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا۔ اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔

پس جبکہ ہمارے خدا کے یہ اخلاق ہیں تو ہمیں مناسب ہے کہ ہم بھی انہیں اخلاق کی پیروی کریں۔"

(پیغام صلح صفحہ ۱۰ تا ۱۲)

(باقی)

ایمان کا فائدہ

ہمارے پیارے امام رضی اللہ عنہ نے ۱۹۳۷ء کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"میں اخبار کے فائدہ کے لئے نہیں بلکہ آپ لوگوں کے ایمانوں اور آپ کے ہمسایوں کے ایمانوں کے فائدہ کے لئے کہہ رہا ہوں کہ آپ لوگ اخبارات خریدیں۔"

بھائیو ہمارا پیارا امام (رضی اللہ عنہ) جس بات کو فائدہ مند بیان کر رہا ہے یقیناً یقیناً ہمارے ایمانوں۔ ہماری نسلوں کے ایمانوں اور ہمارے ہمسایوں کے ایمانوں کے لئے فائدہ مند ہے۔

پس آج ہی الفضل کو جاری کروا کر فائدہ اٹھائیے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

وصیت کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اہم ارشادات

(مرسلہ مکرم قاضی عبدالرحمٰن صاحب سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ)

ذیل میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک تقریر اخبار الحکم مجریہ ۱۰ر جنوری ۱۹۰۶ء سے افادۂ عام کے لئے درج کی جاتی ہے جو وصیت کی اغراض پر روشنی ڈالتی ہے اور موصی اصحاب کو اعمالِ صالحہ بجا لانے کی طرف راہنمائی کرتی ہے:۔

فرمایا:۔

جب خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کر دیا کہ اب تھوڑے دن باقی ہیں تو اسی لئے مَیں نے وہ تجویز سوچی جو قبرستان کی ہے اور یہ تجویز مَیں نے محض اللہ تعالیٰ کے امر اور وحی سے کی ہے اور اسی کے امر سے اس کی بنا ڈالی گئی ہے کیونکہ اس کے متعلق عرصہ سے مجھے خبر دی گئی تھی۔ مَیں جانتا ہوں کہ یہ تجویز بھی بہت سے لوگوں کے لئے ابتلاء کا موجب ہو گی لیکن اس بناء سے غرض یہی ہے کہ تا آنے والی نسلوں کے لئے ایک ایسی قوم کا نمونہ ہو جو صحابہؓ کا تھا اور تا لوگ جانیں کہ وہ اسلام اور اس کی اشاعت کے لئے فداشدہ تھے۔ ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے اس سے کوئی بچ نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنّا وھم لا یفتنون۔ یعنی کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان سے اتنی ہی بات پر راضی ہو جائے کہ وہ کہہ دیں کہ ہم ایمان لائے حالانکہ وہ ابھی امتحان میں نہیں ڈالے گئے اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے

لن تنالوا البرّ حتی تنفقوا مما تحبون۔

یعنی اس وقت تک تم حقیقی نیکی کو حاصل ہی نہیں کر سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نہ کرو گے جو تم کو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب ہے۔

اب غور کرو جبکہ حقیقی نیکی اور رضائے الٰہی کا حصول ان باتوں کے بغیر ممکن ہی نہیں تو پھر نری لاف گزاف سے کیا ہو سکتا ہے؟ صحابہ کا یہ حال تھا کہ ان میں سے مثلاً ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وہ قدم اور صدق تھا کہ سارا مال ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے اس کی کیا وجہ تھی؟ یہ کہ خدا تعالےٰ کے لئے زندگی وقف کر چکے تھے اور انہوں نے اپنا کچھ نہ رکھا تھا۔ مومن کی بھلائی کے دن پہلے آتے ہیں تو ایسے موقعوں پر جبکہ ان کو کچھ خرچ کرنا پڑے خوش ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ جوہر صدق و صفا جو اب تک چھپے ہوئے تھے ظاہر ہوں گے برخلاف اسکے منافق ڈرتا ہے اس لئے کہ وہ جانتا ہے اب اُس کا نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ یہ قبرستان کا امر بھی اسی قسم کا ہے۔

قبرستان کا اعلان کیوں ہوا؟

مومن اس سے خوش ہوں گے اور منافقوں کا نفاق ظاہر ہو جائے گا۔ مَیں نے اس امر کو جب تک تواتر سے مجھ پر نہ کھلا پیش نہیں کیا۔ اس میں تو کچھ شک ہی نہیں کہ آخر ہم سب مرنے والے ہیں۔ اب غور کرو کہ جو لوگ اپنے بعد اموال چھوڑ جاتے ہیں وہ اموال ان کی اولاد کے قبضے میں آتے ہیں۔ مرنے کے بعد انہیں کیا معلوم اولاد کیسی ہو؟ بعض اوقات اولاد ایسی شریر اور فاسق فاجر نکلتی ہے کہ سارا مال شراب خانوں اور زنا کاری میں اور ہر قسم کے فسق و فجور میں تباہ کیا جاتا ہے اور اس طرح پر وہ مال بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتا ہے۔ اور چھوڑنے والے پر عذاب کا موجب ہوتا ہے۔ جبکہ یہ حالت ہے تو پھر کیوں تم اپنے اموال کو ایسے موقع پر خرچ نہ کرو جو تمہارے لئے ثواب اور فائدے کا باعث ہو۔ اور وہ یہی صورت ہے کہ تمہارا مال دین کا ہی حصہ ہو۔ اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ اگر تمہارے مال میں دین کا بھی حصہ ہے تو اس بدی کا تدارک ہو جائے گا جو اس مال کی وجہ سے پیدا ہوتی ہو یعنی جو بدی اولاد کرتی ہے مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ قرآن مجید میں بیان فرمایا ہے اور ایسا ہی دوسرے نبیوں نے بھی کہا ہے۔ یہ سچ ہے کہ دولت مند کا بہشت میں داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے داخل ہونا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا مال اس کے لئے بہت سی روکوں کا موجب ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹھوکر کا باعث نہ ہو تو اسے اللہ تعالےٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور اسے دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے وقف کرو۔

سچا مومن کون ہے

یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالےٰ کے نزدیک وہی مومن اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرلے جیسا کہ وہ بیعت کرتے وقت کہتا ہے اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ٹھہرتا ہے۔ پس اسی غرض سے یہ اشتہار (الوصیت) مَیں نے خدا تعالےٰ کے اذن سے دیا ہے سچی بات یہ ہے۔

سالِ دیگر را کہ می داند حساب

لیکن جبکہ خدا تعالےٰ کی متواتر وحی نے مجھ پر کھولا کہ وقت قریب ہے اور اجلِ مقدّر کا الہام ہوا تو مَیں نے اللہ تعالیٰ ہی کے اشارہ سے یہ اشتہار (الوصیت) دیا تا کہ آئندہ کے لئے اشاعتِ دین کا سامان ہو اور تا لوگوں کو معلوم ہو کہ آمنّا و صدّقنا کہنے والوں کی عملی حالت کیا ہے؟ یقیناً سمجھو کہ جبتک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو۔ زبان کچھ چیز نہیں۔ یہ نری لاف گزاف ہے۔ زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔ سچا ایمان ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا جنہوں نے اللہ تعالےٰ کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دے دیا اور اسکی پرواہ نہ کی۔ جان سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں ہوتی مگر صحابہؓ نے اُسے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا انہوں نے کبھی اس بات کی پروا بھی نہیں کی کہ بیوی بیوہ ہو جائے گی یا بچے یتیم رہ جائیں گے بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو میں رہے کہ خدا کی راہ میں ہماری زندگیاں قربان ہوں۔ مجھے ہمیشہ خیال آتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا نقش دل پر ہو جاتا ہے کہ کیسی بابرکت وہ قوم تھی اور آپؐ کے قوتِ قدسیہ کا کیسا قوی اثر تھا کہ اس قوم کو اس مقام تک پہنچا دیا۔ غور کر کے دیکھو کہ آپؐ نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ ایک حالت اور وقت ان پر ایسا تھا کہ تمام محرمات ان کے لئے شیرِ مادر کی طرح تھیں۔ چوری۔ شراب خوری۔ زنا۔ فسق و فجور سب کچھ تھا لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضِ صحبت اور تربیت سے ان پر وہ اثر ہوا اور ان کی حالت میں وہ تبدیلی پیدا ہوئی کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کی شہادت دی اور کہا کہ اللہ اللہ فی اصحابی۔

صحابہ کا نمونہ اور اُسوہ

گویا وہ بشریت کا چولہ اُتار کر مظہر اللہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت فرشتوں کی سی ہو گئی تھی جو یفعلون ما یومرون کے مصداق ہیں۔ ٹھیک ایسی ہی حالت صحابہ کی ہو گئی تھی ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات کُل دُور ہو گئے تھے انکا اپنا کچھ رہا ہی نہیں تھا۔ نہ کوئی خواہش تھی نہ آرزو۔ بجز اس کے کہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اور اس لئے وہ خدا کی راہ میں بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے۔ قرآنِ شریف ان کی حالت کے متعلق فرماتا ہے فمنھم من قضیٰ نحبہٗ و منھم من ینتظر وما بدّلوا تبدیلاً۔

یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جائے مگر صحابہؓ کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا۔ جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دے دو پھر وہ دُنیا کی طرف نہیں جُھکے۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کر لو۔

جماعت میں کون داخل ہے

یاد رکھو! اب جس کا اصول دنیا ہے اور پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں

نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دستبردار ہے۔ یہ کوئی مت خیال کرلے کہ مَیں ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤنگا یہ خدا شناسی کی راہ سے دُور لے جانے والا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ کسی شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی پاتا ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے اور یہ کبھی نہیں ہؤا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو۔ ہاں اس کی اولاد تباہ برباد ہو جاوے۔ دنیا اُن لوگوں کی ہی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دُنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے؟ کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا۔ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسّر نہیں آسکتی۔ دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد بیوی اور بچّوں کے ضرور کام آئے گی؟ ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو۔

غرض

مجھے افسوس ہوتا ہے جب مَیں جماعت کو دیکھتا ہوں کہ یہ ابھی تھوڑے بھی ابتلاء کے لائق نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ابھی تک وہ قوتِ ایمانی پیدا نہیں ہوئی جو ہونی چاہیئے۔ ابھی تک جو تعریف کی جاتی ہے وہ خدا کی ستّاری کرا رہی ہے۔ لیکن جب کوئی ابتلاء اور آزمائش آتی ہے تو وہ انسان کو ننگا کرکے دکھا دیتی ہے۔ اُس وقت وہ مرض جو دل میں ہوتی ہے اپنا پورا اثر کرکے انسان کو ہلاک کر دیتی ہے فی قلوبھم مرض فزادھم اللّٰہ مرضاً۔ یہی مرض ابتلاءُ ہی کے وقت بڑھتی اور اپنا پورا زور دکھاتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی یہی عادت ہے کہ وہ دلوں کی مخفی قوتوں کو ظاہر کر دیتا ہے۔ جو شخص اپنے اندر ایک نور رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جو دل میں خبث اور شرارت رکھتا ہے اس کو بھی کھول کر دکھا دیتا ہے اور کوئی بات چھپی ہوئی نہیں رہ سکتی۔

یقیناً سمجھو! کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہیں جن کی پوشاکیں عُمدہ ہوں۔ وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہوں بلکہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ پیارے ہیں جو دین کو دُنیا پر مقدم کر لیتے ہیں اور خالص خدا ہی کے لئے ہو جاتے ہیں۔ پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو نہ پہلے امر کی طرف۔ اگر مَیں جماعت کی موجودہ حالت پر ہی نظر کروں تو مجھے بہت غم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی کمزور حالت ہے اور بہت سے مراحل باقی ہیں جو اس نے طے کرنے ہیں لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں جو اس نے مجھ سے کئے ہیں تو میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔ منجملہ اس کے وعدوں کے ایک یہی ہے جو فرمایا:-

وجاعل الّذین اتبعوك فوق الّذین کفروا الیٰ یوم القیامة۔

یہ تو سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو قیامت تک میرے مُنکروں اور مخالفوں پر غلبہ دے گا۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین میں ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا۔ متبعین میں داخل نہیں ہو سکتا۔ پوری پوری پیروی جب تک نہیں کرتا۔ ایسی پیروی کہ گویا اطاعت میں فنا ہو جائے اور نقشِ قدم پر چلے۔ اُس وقت تک اتباع کا لفظ صادق نہیں آتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدّر کی ہے جو میری اطاعت میں فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والی ہو۔ اس سے مجھے تسلّی ملتی اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے۔

مجھے اس بات کا غم نہیں کہ ایسی جماعت نہ ہوگی؟ نہیں جماعت تو ضرور ہوگی اس لئے کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے۔ ایسے لوگ ضرور ہوں گے مگر غم اس بات کا ہے کہ ابھی جماعت کچّی ہے اور پیغامِ موت آرہا ہے۔ گویا جماعت کی حالت اُس بچّہ کی سی ہے جس نے ابھی دو چار روز دُودھ پیا ہو اور اس کی ماں مر جائے۔"

"حضرت حجۃ اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسلام کے مُنہ سے جس وقت یہ جملے نکلے ان میں کچھ ایسا درد اور رقّت تھی کہ اس نے سامعین کو بیقرار کر دیا اور کئی آدمی جو آخر ضبط نہ کرسکے پھوٹ پھوٹ کر رو پڑے۔"

(ایڈیٹر)

(منقول از اخبار الحکم جلد ۱۰ نمبر ۱ صفحہ ۲ مؤرخہ ۱۰ ر جنوری ۱۹۰۶ء)

"یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور ہر کو اس کے حضور ہی جانا ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سالِ آئندہ کے انہی دنوں میں ہم میں سے یہاں کون ہوگا؟ اور کون آگے چلا جائے گا؟ جبکہ یہ حالت ہے اور یہ یقینی امر ہے تو پھر کس قدر بدقسمتی ہوگی۔ اگر اپنی زندگی میں قدرت اور طاقت رکھتے ہوئے اس اصل مقصد کے لئے سعی نہ کریں؟ اسلام تو ضرور پھیلے گا اور وہ غالب آئیگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے ایسا ہی ارادہ فرمایا ہے مگر مبارک ہوں گے وہ لوگ جو اس اشاعت میں حصّہ لیں گے۔ یہ خدا تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اُس نے تمہیں موقع دیا ہے۔ یہ زندگی جس پر فخر کیا جاتا ہے ہیچ ہے اور ہمیشہ کی وہی زندگی ہے جو مرنے کے بعد عطا ہوگی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ وہ اسی زندگی سے شروع ہو جاتی ہے اور اس کی تیاری بھی یہاں ہی ہوتی ہے۔

عرصہ ہؤا کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر کیا تھا کہ ایک "بہشتی مقبرہ" ہوگا گویا اس میں وہ لوگ داخل ہوں گے جو اللہ تعالیٰ . . . . . . کے علم اور

متعلق الہام ہؤا انزل فیھا کل رحمةٍ اس سے کوئی نعمت اور رحمت باہر نہیں رہتی۔ اب جو شخص چاہتا ہے کہ وہ ایسی رحمت کے نزول کی جگہ میں دفن ہو۔ کیا عُمدہ موقع ہے کہ وہ دین کو دُنیا پر مقدم کرے اور اللہ تعالیٰ کی مرضی کو اپنی مرضی پر مقدم کرے۔ یہ صدی جس کے ۲۳ سال گذرنے کو ہیں۔ گزر جائے گی اور اس کے آخر تک موجودہ نسل سے کوئی نہ رہے گا اور اگر نکمّا ہو کر رہا تو کیا فائدہ؟ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم اپنا صدقہ پہلے بھیجو۔ یہ لفظ صدقہ کا صدق سے لیا گیا ہے جب تک اللہ تعالیٰ کی راہ میں کوئی کامل نمونہ اپنے صدق اور اخلاص کا نہیں دکھاتا۔ لاف زنی سے کچھ بن نہیں سکتا۔ الوصیة اشتہار میں جو مَیں نے حصّہ جائداد کی اشاعت اسلام کے لئے وصیّت کرنے کی قید لگائی ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ کل بعض نے ½ کر دی ہے۔ یہ صدق ہے جو ان سے کراتا ہے۔ اور جب تک صدق ظاہر نہ ہو کوئی مومن نہیں کہلا سکتا۔

تم اس بات کو مت بھُولو کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے بغیر جی ہی نہیں سکتے چہ جائیکہ موت سر پہ ہو۔ طاعون کا موسم پھر آرہا ہے۔ زلزلہ کا خوف الگ دامن گیر ہے۔ وہ تو بڑا ہی بے وقوف ہے جو اپنے آپ کو امن میں سمجھتا ہے۔ امن میں تو وہی کہلا سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کا سچّا فرمانبردار اور اس کی رضا کا جویاں ہے۔ ایسی حالت میں بے بُنیاد زندگی کے ساتھ دل لگانا کیا فائدہ؟

(الحکم ۳۱ ر جنوری ۱۹۱۰ء ۳،۲

تحریکِ جدید کے متعلق

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ کا زاویہ نگاہ

حضرت میاں صاحب رضی اللہ عنہ نے مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء میں فرمایا:-

"تحریکِ جدید کا صیغہ بڑا اہم ہے جماعت کی ساکھ اور جماعت کی نیک نامی بلکہ خدا کی نظر میں اکی قدر و قیمت زیادہ تر اسی کام کی وجہ سے ہے۔"

یقیناً تحریکِ جدید کے متعلق آپ کا بھی یہی نظریہ ہوگا۔ پھر آپ اپنا محاسبہ فرمائیے کہ اس اہم صیغہ کے لئے آپ نے جو وعدہ فرمایا ہؤا ہے کیا وہ ایفاء کر دیا گیا ہے؟ تحریکِ جدید کے وعدوں کا سال اختتام پذیر ہونے والا ہے۔ ابھی سے اپنے موعودہ چندہ کی ادائیگی کا اہتمام فرمائیے۔

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

رشتہ ناطہ کے متعلق اسلامی احکام

مکرم مولوی ظہور حسین صاحب انچارج شعبہ رشتہ ناطہ

(۲)

الغرض اگر عورت اپنی ذمہ داریوں کو اور مرد اپنی ذمہ داریوں کو اچھی طرح سمجھ لے اور پھر وہ اپنی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے لگ جائیں تو گھر یقیناً جنت بن جاتا ہے۔

ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے فضل سے الٰہی وعدوں کے مطابق اکناف عالم میں پھیل رہی ہے۔ اس لئے رشتہ ناطہ کے متعلق بھی ہمارے لئے بہت وسعت ہے جماعت میں جہاں بھی مناسب رشتے میسّر آئیں کئے جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جماعت کے احباب اپنی لڑکیوں کے رشتے غیر از جماعت میں نہ کریں۔ اسلئے ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ اپنی لڑکیوں کے رشتے جماعت میں ہی کریں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت اس پر عمل پیرا ہے۔ لیکن بعض کمزور لوگ اپنی بد قسمتی سے جلد بازی سے کام لے کر بعض دنیوی مفاد کی خاطر لڑکیوں کے رشتے غیر از جماعت میں کر دیتے ہیں اور اس طرح اپنی اولاد کو پھر دنیا داری کے اس گڑھے میں جس سے احمدیت کی برکت سے نکالا تھا اس میں ڈال دیتے ہیں جو کبھی ان کے لئے برکت کا موجب نہیں ہو سکتا۔

جہاں حضرت اقدسؑ نے یہ حکم دیا ہے۔ وہاں ہماری جماعت کے دوستوں کو یہ امر کبھی فراموش نہیں کرنا چاہیئے کہ اپنے لڑکوں کے رشتے اپنی ہی جماعت میں کریں اور جہاں تک ممکن ہو غیر از جماعت رشتہ کرنے کا خیال تک بھی نہ کریں۔ کیونکہ یہ نامناسب بات ہے کہ اپنی جماعت میں نیک۔ قابل اور مخلص لڑکیاں موجود ہوں۔ اور ان لڑکیوں کے والدین تو غیر از جماعت رشتہ نہ کریں۔ مگر لڑکوں کے والدین ان کو چھوڑ کر غیر از جماعت میں رشتے کر دیں یہ بہت بڑی بے انصافی اور ظلم ہو گا۔

اگر بعض حالات میں بہت مجبوری کی صورت میں غیر از جماعت کی لڑکی سے رشتہ کرنا پڑ جائے تو مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق اس جماعت کے امیر سے درخواست کی جائے اور اگر امیر یا پریذیڈنٹ جماعت سمجھے کہ ان بیان کردہ حالات میں بامر مجبوری اجازت ملنی چاہیئے تو ان کی تحریری سفارش سے مرکز میں اصلاح و ارشاد کے دفتر میں یہ درخواست آئے اور اور پھر مرکز اگر مناسب سمجھے گا اس درخواست کو منظور کرے گا۔ تب مرکز کی اجازت سے رشتہ ہو سکتا ہے۔ مگر اصل اور صحیح راہ یہی ہے کہ ہمارے تمام رشتے ناطے اپنی جماعت میں ہوں تو نہایت ضروری اور بابرکت ہیں۔

اس موقعہ پر یہ واقعہ بیان کرنا غیر مناسب نہ ہو گا کہ ایک دفعہ ۱۹۶۷ء میں حضرت نواب محمد عبد اللہ خاں صاحبؓ نے عاجز کو اپنا واقعہ بیان فرمایا کہ ہم حضرت والد صاحب حضرت نواب محمد علی خاں صاحبؓ کی پہلی بیوی سے تین بھائی تھے اور مالیر کوٹلہ جو ہمارا اصل وطن تھا وہاں ہمارے غیر احمدی چچا صاحبان و دیگر رشتہ داروں کی بڑی خواہش تھی کہ ہمارے رشتے ان میں ہوں۔ مگر چونکہ وہ غیر احمدی تھے حضرت والد صاحب کو ان میں ہمارے رشتے کرنا سخت ناپسند تھا چنانچہ حضرت والد صاحب نے حضرت خلیفہ اوّلؓ سے عرض کی کہ میرے تینوں بیٹے جوان ہیں اور میرے قریبی رشتہ دار اپنے ہاں ان کے رشتے کرنا چاہتے ہیں۔ آپ میرے تینوں بیٹوں کو بلا کر نصیحت فرمائیں کہ وہ ان میں شادیاں نہ کریں بلکہ احمدی جماعت میں کریں۔ اس پر حضرت خلیفہ اوّلؓ نے ہم تینوں بھائیوں کو بلا کر نصیحت فرمائی کہ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانہ کے مامور ہیں آدم ہے اور خدا تعالیٰ کا منشاء آپ کی جماعت کو ساری دنیا میں پھیلا کر اسے عزت دینا ہے۔ اسلئے آپ غیر از جماعت میں رشتوں کا خیال نہ کریں نیز فرمایا کہ روزانہ سونے سے پہلے دو رکعت نماز بطور نفل پڑھ کر سویا کریں۔ اور اپنے رشتوں کے متعلق اللہ تعالیٰ سے دعا کیا کریں۔ حضرت نواب عبد اللہ خاں صاحبؓ فرماتے تھے مجھے اپنے ہر دو بھائیوں کا تو علم نہیں۔ مگر میں نے حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس نصیحت پر عمل کیا اور خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے بہترین رشتہ عطا فرمایا۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرزندی میں لے لیا۔

پھر آپ نے فرمایا کہ میں ان دنوں رشتہ کر کے دار البرکات قادیان میں ایک پٹھان بزرگ رہتے تھے۔ ان سے دعا کروایا کرتا تھا۔ تو چند دنوں کے بعد انہوں نے بتایا کہ میں آپ کے لئے دعا کیا کرتا تھا کہ مجھ کو خدا تعالیٰ نے یہ نظارہ دکھایا کہ ایک باغ تین کونوں والا ہے جس کے دو کونے ویران ہیں اور ایک کونہ سرسبز و شاداب اور پھلدار درختوں والا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت تو مجھ کو اس کا مطلب سمجھ نہ آیا۔ مگر کافی عرصہ بعد یہ سمجھ آئی کہ ہم تینوں بھائیوں میں سے میں نے تو احمدی جماعت میں شادی کی اور میرے ہر دو بھائیوں نے غیر از جماعت میں شادیاں کر لیں اور آج ان میں سے کسی کی بھی اولاد نہیں ہوئی مگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو ذکور و اناث ہر دو قسم کی اولاد سے نوازا اور نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں عطا کئے۔ گویا اس باغ کا سرسبز و شاداب کونا میں تھا۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کو بمقام ربوہ منعقد ہو گا

چونکہ اس سال رمضان المبارک وسط دسمبر سے شروع ہو رہا ہے اس لئے مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ جلسہ سالانہ وسط جنوری کے بعد ہو۔ اب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال کا جلسہ سالانہ دسمبر کی بجائے انشاء اللہ تعالیٰ ۲۶، ۲۷، ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء بروز جمعرات جمعہ ہفتہ منعقد ہو گا۔ عہدہ داران جماعت احباب کو تاریخوں کی اس تبدیلی سے مطلع فرما دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

نظارت اصلاح و ارشاد کا رعائتی قیمت پر لٹریچر

ہمارے پاس رعائتی قیمت پر دینے کے لئے مندرجہ ذیل لٹریچر موجود ہے جماعتوں کو جس کتاب کی ضرورت ہو طلب فرمالیں۔ محصولڈاک اس رعائتی قیمت کے علاوہ ہوگا

		روپے پیسے
۱	شان مسیح موعودؑ	۵۰ — ۰
۲	القول المبین	۵۰ — ۰
۳	حافظ کمیر پوری کے رسالہ کا ازالہ	۵۰ — ۰
۴	امام مہدی کا ظہور	۰۰ — ۲
۵	مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء	۵۰ — ۱
۶	مجموعہ تقاریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء	۰۰ — ۲
۷	احمدیہ تحریک پر تبصرہ	۵۰ — ۱
۸	نبوت و خلافت کے متعلق اہل پیغام اور جماعت احمدیہ کا موقف	۵۰ —

ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

درخواست دعا:۔ خاکسار کے بھائی محترم عبد الرحمٰن صاحب محمد آباد سندھ میں آنکھ میں چوٹ آنے کی وجہ سے شدید طور پر علیل ہیں۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے (بشیر احمد۔ گرمولا ورکاں۔ گوجرانوالہ)

ایفاءِ عہد کے قابلِ قدر نمونے

حوادث سے متاثر دوستوں نے تحریک جدید کے وعدوں کو معاف کروانا گوارا نہ کیا

مکرم محمد عبداللہ صاحب باجوہ سیکرٹری تحریک جدید و مال جماعت احمدیہ ظفروال ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں:-

"گو آنجناب نے نہایت مہربانی فرما کر پچھلے سال کے چندوں کو معاف فرما دینے کا عندیہ ظاہر فرمایا تھا۔ لیکن اس جماعت کے احباب کو یہ منظور نہ تھا چنانچہ عاجز آج بڑی خوشی سے یہ اطلاع آنجناب کی خدمت میں بھیجتا ہے کہ سب احباب نے اپنے وعدہ ہائے تحریک جدید کو سو فیصدی ادا کر دیا ہے"

یاد رہے کہ یہ خوشکن اور ایمان افروز خبر ان ستم رسیدہ افراد کے متعلق ہے جنہیں گذشتہ سترہ روزہ جنگ کے دوران اپنے گھروں سے بے گھر اور اپنے املاک سے بے دخل ہونا پڑا۔ لیکن انہوں نے اپنے محبوب آقا رضی اللہ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسلام کی اشاعت کے لئے مالی قربانی کے جو وعدے کر رکھے تھے۔ وہ حوادثات زمانہ سے متاثر ہونے اور مرکز کی طرف سے معافی کی پیشکش کے باوجود پورے کر دکھائے اور نہ صرف یہ کہ سابقہ وعدے پورے کر دکھائے بلکہ نئے سال کے لئے ایک نئے ولولے کیساتھ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لینے کا وعدہ کیا ہے۔ قارئین کرام سے ان کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے نعم البدل

میری نہایت پیاری بچی عزیزہ صالحہ تحسین عمر دو سال ڈیڑھ ماہ کی عمر میں وفات پا گئی ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ بچی محترم عبدالرحمٰن صاحب درویش قادیان کی نواسی تھی۔

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے نوازے۔ (خاکسار بشیر احمد زاہد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کاہنہ گھنیاں ضلع سیالکوٹ)

درخواست ہائے دعا

۱- میں کچھ عرصہ سے ٹانگوں میں درد کے باعث بیمار ہوں اور چلنے میں دقت اور تکلیف ہوتی ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے نیز میرے چھوٹے بھائی عزیزم محمد حیات صاحب بہت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔

(خاکسار محمد ابراہیم شاد ہیڈماسٹر جھوڑ چک نمبر ۱۱ ضلع شیخوپورہ)

۲- میرا لڑکا حمید احمد سیٹھی اس ماہ کی آخری تاریخ کو جے. وی کے امتحان میں شامل ہو رہا ہے اس کی کامیابی کے لئے احباب دعا فرمادیں

(خاکسار سیٹھی کرم الٰہی۔ گوجرانوالہ)

۳- میرے نانا جان خواجہ عبدالواحد صاحب بٹ (پہلوان) گوجرہ نے آنکھوں کا اپریشن کروایا تھا۔ انہیں تکلیف زیادہ ہے۔ بزرگان سلسلہ اور سب بہنوں اور بھائیوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نانا جان کو کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ (مبارکہ امۃ القدوس ربوہ)

۴- خاکسار کی والدہ محترمہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آرہی ہیں اکثر اعصابی تکلیف کی شکایت رہتی ہے کبھی کبھی ضعف بڑھ جاتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے خاکسار کی والدہ محترمہ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(فاروق چوہدری ۵-۶/ ۵ ماڈل ٹاؤن لاہور)

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس کی رحلت پر تعزیتی قرار دادیں

الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں ان جماعتوں اور تنظیموں کے نام شائع ہو چکے ہیں جنہوں نے حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمسؓ کی وفات پر تعزیتی قرار دادیں پاس کی ہیں۔ اس سلسلے میں جو مزید قرار دادیں موصول ہوئی ہیں۔ ذیل میں ان کی فہرست بھی درج کر دی جاتی ہے تفصیلی قرار دادیں بوجہ عدم گنجائش شائع نہیں ہو سکیں گی

جماعت ہائے احمدیہ کوئٹہ و قلات ڈویژن۔ جماعت احمدیہ بنی سرروڈ۔ جماعت احمدیہ کنری۔ لجنہ اماء اللہ ڈیرہ غازیخان۔ لجنہ اماء اللہ قصور۔ جماعت احمدیہ جھنگ صدر جماعت احمدیہ حافظ آباد۔ جماعت احمدیہ بہاؤ ننگر۔ جماعت احمدیہ گوجرخان۔ جماعت احمدیہ قصور۔ جماعت احمدیہ چنیوٹ۔ جماعت احمدیہ رحیم یارخان۔ جماعت احمدیہ مانسہرہ۔ جماعت احمدیہ سکھر۔ جماعت احمدیہ میرپور آزاد کشمیر۔ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ۔ لجنہ اماء اللہ منٹگمری۔ جماعت احمدیہ ایبٹ آباد۔ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔ مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ۔ جماعت احمدیہ چاٹگام مشرقی پاکستان۔ مجلس انصار اللہ پشاور۔ جماعت احمدیہ بہاولپور۔ جماعت احمدیہ مظفر آباد آزاد کشمیر۔ جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد ڈویژن۔ جماعت احمدیہ جھوڑ چک نمبر ۱۱ ضلع شیخوپورہ۔ جماعت احمدیہ چک ۱۶۸۔

چک نمبر ۶۱ دھرور ضلع لائلپور میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

چک ۶۱ ب دھرور ڈاکخانہ خاص تحصیل و ضلع لائلپور میں مورخہ ۱۷ اکتوبر بروز اتوار سیرۃ النبی کا جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حلقہ کی جماعتوں کے علاوہ غیر از جماعت دوست بھی شامل ہوئے۔ مکرم مولوی احمد خاں صاحب نسیم۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی اور مولوی عزیز الرحمٰن صاحب منگلا نے تقاریر کیں۔ کھانے کا انتظام مقامی جماعت کے ذمہ تھا۔ صبح کو بعد نماز فجر مولوی عزیز الرحمٰن صاحب نے حدیث کا درس دیا۔ لاؤڈ سپیکر کا انتظام بھی تھا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔

(خاکسار دل محمد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۶۱ ب)

امانت تحریک جدید کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"یہ چندہ تحریک جدید سے کم اہمیت نہیں رکھتا اور پھر اس میں سہولت ہے کہ اس طرح تم پس انداز کر سکو گے اور اگر کوئی شخص اپنے عمل سے ثابت کر دیتا ہے کہ اس کے پاس جتنی جائیداد ہے۔ اتنی ہی قربانی کی روح اس کے اندر موجود ہے تو اس کا جائیداد پیدا کرنا بھی دین کی خدمت ہے اور اس کا دنیا کمانے میں وقت لگانا نماز سے کم نہیں۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ چندہ نہیں اور نہ ہی چندہ میں وضع کیا جا سکتا ہے۔ یہ سلسلہ کی اہمیت اور شوکت اور مالی حالت کی مضبوطی کے لئے جاری رہے گی۔

غرض یہ تحریک ایسی اہم ہے کہ میں تو جب بھی تحریک جدید کے مطالبات پر غور کرتا ہوں تو ان سب میں امانت فنڈ کی تحریک پر خود حیران ہو جایا کرتا ہوں اور سمجھتا ہوں کہ امانت فنڈ کی تحریک الہامی تحریک ہے کیونکہ بغیر کسی بوجھ اور غیر معمولی چندہ کے اس فنڈ سے ایسے ایسے کام ہوئے ہیں کہ جاننے والے جانتے ہیں۔ وہ ان کی عقل کو حیرت میں ڈالتے ہیں۔

(افسر امانت تحریک جدید)

خوراک کی پیداوار بڑھانے کی مہم

زمیندار بھائیوں کیلئے مقدس فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے

(ملک خدا بخش صاحب وزیر خوراک و زراعت)

جب میں وزارت زراعت کی ذمہ داری سنبھالنے کا حلف اٹھا رہا تھا تو میرا ذہن زراعت کی ہمہ گیر اہمیت، ملکی زرعی مسائل، غذائی اعداد و شمار اور ملک کے قدرتی و غیر قدرتی زرعی مسائل اور ان سب کے بالمقابل اپنی ذمہ داریوں کی گراں باری کی طرف منتقل تھا۔ ان فکر مندیوں کے باوجود میرے خانہ دل میں امید کی ایک روشن کرن چمک رہی تھی اور میرا دل مجھ سے کہہ رہا تھا کہ اللہ کا فضل شامل حال رہا تو ہمارا ملک کسان بھائیوں کے عزم و استقلال ہمت و استقامت، محنت و سخت کوشی، قومی خودداری و حب الوطنی کے توسط سے خوراک کے معاملہ میں عنقریب خود کفیل ہو جائے گا۔

ہمارے کسان بھائی بڑے محب وطن ہیں اللہ تعالیٰ نے جذبہ حب الوطنی کو بے پایاں وسعت و قوت دی ہے ہماری تمام رفاہی اور زرعی سرگرمیوں کے پس پردہ یہی جذبہ کارفرما ہے لیکن اس جذبہ کی پرورش اس ملک کے خوشحال حالات زندگی سے ہوتی ہے جب کسی ملک کے حالات زندگی کا جائزہ لیا جاتا ہے تو اس میں سرفہرست زندگی کی بنیادی ضروریات کی فراوانی اور ارزانی کا مسئلہ آتا ہے۔ خود قرآن حکیم کے حکیمانہ معارف نے انسانوں کی مثالی بستی کے لئے دو اصول مقرر کئے ہیں۔ ایک یہ کہ اس بستی میں امن و امان ہو اور دوسرے یہ کہ وہاں رزق کی فراوانی ہو۔ لہٰذا غذائی ضروریات میں خود کفیل بننا ہمارا اہم ترین اور بنیادی مسئلہ ہے یہی ہماری ترقی و خوشحالی کا پہلا قدم ہے بلکہ خوراک میں خود کفالت ہماری آزادی کی ضمانت ہے کیونکہ جو ملک غذائی قلت کا شکار ہو وہ جلد یا بدیر اپنی آزادی اور ننگ و ناموس سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

غذائی قلت کا مسئلہ حل کرنے کی کوششوں میں جب تک حکومت اور محب وطن کسان برابر کے شریک نہ ہوں خاطر خواہ نتائج حاصل نہیں ہوں گے اس مسئلے کو حل کرنے میں ان دونوں کا اشتراک عمل کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ یہ تلخ حقیقت ہم سب کو دعوت فکر دیتی ہے کہ زرخیز زمینوں، عظیم دریاؤں اور باران رحمت کے ہوتے ہوئے بھی وطن عزیز میں گندم کی اوسط پیداوار فی ایکڑ آٹھ من سے زیادہ نہیں جب کہ گندم کی فی ایکڑ اوسط پیداوار مصر و جاپان میں ۲۲ من، امریکہ میں سترہ من، مغربی یورپ میں بیس من اور میکسیکو میں ستر من تک پہنچ گئی ہے سوچنے کی بات ہے کہ وہاں بھی وہی خدا ہے ایسی ہی زمینیں ہیں اور ہمارے ہی جیسے لوگ ہیں پھر اتنا تفاوت کیوں؟

فرق صرف یہ ہے کہ وہاں انسانی عنصر اپنا کردار پورے جوش عمل اور فکر و تدبر سے ادا کر رہا ہے اور یہاں نسبتاً عالم جمود طاری ہے۔ یہ ہمارے لئے ایک کھلا چیلنج ہے جسے قبول کر کے ہم بھی اپنے فکر و عمل کی قوتوں کو متحرک کر کے اپنا مستقبل دلیا ہی درخشندہ بنا سکتے ہیں۔ ہمارے ہاں سائنسی ادارے بھی ہیں علوم کی کمی نہیں، فطرت بھی مہربان ہے صرف ترقی پسند روشن فکر اور محنت کی ضرورت ہے

دہقان اگر نہ ہو تن آساں   ہر دانہ ہے صد ہزار دانہ

حکومت نے صوبہ میں خوراک کی پیداوار بڑھانے کے لئے ربیع کی مہم شروع کر رکھی ہے جس کی بطریق احسن تکمیل اور کامیابی ہمارے عوام کے لئے بالعموم اور ہمارے زمیندار بھائیوں اور محکمہ زراعت کے لئے بالخصوص ایک مقدس فریضہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ گندم کی پیداوار بڑھانے کے لئے مندرجہ ذیل امور پر بالخصوص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ گندم بونے کے لئے زمین کی تیاری خوب محنت سے کی جائے۔ مٹی باریک ہو کھیت ہموار ہوں۔ اعلیٰ اقسام کے بیج بوئے جائیں۔ گندم کی میکسیکن اقسام کا بیج بڑی محنت سے حاصل کیا گیا ہے ان کا ایک ایک دانہ ایک عظیم قومی متاع ہے۔ اس لئے انہیں پوری توجہ اور محنت سے کاشت کر کے ان کی زیادہ سے زیادہ افزائش کی جائے۔ کیمیائی کھاد بافراط استعمال کی جائے۔ اس سال دس لاکھ ٹن امونیم سلفیٹ کھاد حاصل کر لی گئی ہے اور انشاء اللہ کسی بھی کاشتکار کو کھاد کے معاملہ میں کسی قسم کی دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

درخواست دعا

خاکسار کی خوشدامن دماغی عارضہ سے دوبارہ بیمار ہیں جو ہمارے لئے باعث تشویش ہے اسی طرح خاکسار کی بچی بھی عرصہ تین ماہ سے بیمار ہے اب تک صحت مکمل طور پر ٹھیک نہیں ہوئی احباب جماعت بزرگان سلسلہ اور صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے

(خاکسار رحیم الدین کلرک ریویو۔ ربوہ)

ضروری تصحیح قیمت بناسپتی گھی

الفضل مورخہ ۲۶ اکتوبر کے صفحہ ۷ پر بناسپتی گھی کے ۵ پونڈ کے ڈبے کی تھوک اور پرچون دونوں قیمتیں ۱۱ روپے ۲۵ پیسے شائع ہو گئی ہیں۔ دراصل تھوک قیمت تو ۱۱ روپے ۲۵ پیسے ٹھیک چھپی ہے مگر پرچون قیمت ۱۱ روپے ۵۰ پیسے چھپنی چاہیے تھی۔

قارئین کرام یہ تصحیح نوٹ فرما لیں۔

کار برائے فروخت

بالکل نئی VOLKSWAGEN 1300 ماڈل ۱۹۶۶ء سرخ رنگ برائے فروخت ہے۔

خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر فوراً رجوع فرمائیں۔

۲۳ تحریک جدید کوارٹرز۔ ربوہ

اسلامی اصول کی فلاسفی

اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی جو عرصہ سے ختم تھی۔ اب دوبارہ چھپ گئی ہے۔ اور مل سکتی ہے۔ طلب فرمائیں۔

اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کارپوریشن لمیٹڈ۔ ربوہ

نصرت رائٹنگ پیڈ

جن پر

الیس اللہ بکاف عبدہ

بھی چھپا ہوا ہے۔ خریدیئے

مینجر نصرت آرٹ پریس ربوہ

مکتبہ الفرقان کی شائع کردہ تمام کتب اور رسالہ جات نیز سلسلہ احمدیہ کی دوسری کتب خریدنے کے لئے ہماری دکان پر تشریف لائیں یا بذریعہ ڈاک کتب خرید فرمائیں!

ملک جی برادرز۔ گولبازار۔ ربوہ

دلفریب زیورات کا واحد مرکز

فرحت علی جیولرز ——— دی مال لاہور فون نمبر ۲۶۲۲۳

ہمدرد نسواں (ٹھراکی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق (رجسٹرڈ) ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس بیس روپے

مسلمانوں کی زندگی کا مدار قرآن کریم پر ہے،

ان کے تنزل کی بنیادی وجہ قرآن سے اعراض ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ العنکبوت کی آیت اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (اے رسول) تو قرآن کریم لوگوں کو سناتا رہ تاکہ اس کی مدد سے لوگ حقیقت کو سمجھیں اور انہیں بھی اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی زندگی کا تمام دارومدار قرآن کریم پر ہی ہے اور ان کے تنزل کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا نہ وہ خود قرآن کریم پر عمل کرتے ہیں اور نہ دوسروں کو قرآن کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ قرآن کریم ایک روحانی غذا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے تیار کی ہے۔ لیکن جس طرح غذا کی کئی شکلیں ہوتی ہیں مثلاً آٹے سے کبھی پراٹھے تیار کئے جاتے ہیں کبھی پھلکے اور کبھی تنور کی روٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ اسی طرح قرآن کی غذا بھی کئی شکلوں میں تبدیل ہو گئی ہے کہیں یہ غذا نماز کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ کہیں روزہ کی شکل اختیار کر گئی ہے، کہیں حج کی شکل اختیار کر گئی ہے، کہیں زکوٰۃ کی شکل اختیار کر گئی ہے۔ گویا کہیں یہ پراٹھا بن گئی ہے کہیں پنجیری بن گئی ہے، کہیں گلگلے بن گئی ہے مگر ہے وہی چیز لیکن ان چیزوں کا صرف بن جانا کافی نہیں جب تک انہیں چبائیں نہیں، انہیں نگلیں نہیں جب تک یہ غذا معدے اور انتڑیوں کے دور سے نہ نکلے اس سے فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اسی لئے میں نے "ذہنی جگالی" کی ایک اصطلاح بنائی ہوئی ہے یعنی بغیر ذہنی جگالی کے روحانی غذا ہضم نہیں ہوتی۔

ایک جانور معدہ سے چارہ نکالتا ہے اور پھر اسے چباتا ہے کیونکہ اس کے معدہ میں اتنا سامان نہیں ہوتا کہ وہ چارہ کو ہضم کرے اور چونکہ معدہ اس غذا کو ہضم نہیں کرتا اس لئے وہ پہلے جلدی جلدی چارہ کھا لیتا ہے اور جب کھرلی پر بیٹھتا ہے تو وہ جگالی کرتا ہے چونکہ ایسا جانور ۲۴ گھنٹے تک خوراک جنگل میں نہیں کھا سکتا اس لئے وہ جلدی جلدی خوراک کھاتا جاتا ہے لیکن جب کھرلی پر آتا ہے تو پہلے ایک لقمہ نکالتا ہے اور جگالی کرتا ہے اور اسے خوب چباتا ہے، پھر ایک اور لقمہ نکالتا ہے اور اسے چباتا ہے اسی طرح روحانی جگالی کی کیفیت ہوتی ہے جو شخص قرآن کریم پڑھ لیتا ہے یا اس کی تلاوت کر لیتا ہے قرآن کریم اسے ہضم نہیں ہوتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہوتی ہے جیسے ایک جانور گھاس کھا لیتا ہے یا انسان کوئی لقمہ منہ میں ڈال لیتا ہے لیکن اگر تم لقمے نگلتے جاؤ اور انہیں چباؤ نہیں تو تمہاری انتڑیوں میں سوزش پیدا ہو جائے گی۔ دست آنے لگ جائیں گے یا قے آ جائے گی۔ اور روٹی باہر نکل آئے گی۔ یہی حال روحانی غذا کا ہے جو لوگ جگالی نہیں کرتے وہ غذا سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے یہودیوں کی مثال اس گدھے سے دی ہے جس کی پیٹھ پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ جو لوگ ذہنی جگالی نہیں کرتے وہ کتاب تو پڑھ لیتے ہیں لیکن اس پر غور و فکر نہیں کرتے اور اس وجہ سے اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ قرآن کریم سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ اسے ان مراتب میں سے گزارا جائے جس سے اس کے مضامین ہضم ہو جائیں۔ جب تک اسے ان مراتب میں سے گزارا نہیں جائے گا وہ ہضم نہیں ہوگا۔ پس قرآن کریم پڑھنے کے بعد سوچنے کی عادت ڈالو۔ اور سوچنے کے بعد اس پر عمل کرو اگر تم ایسا کرو گے تو تم ایک زندہ اور فعال قوم نظر آنے لگ جاؤ گے اور دنیا تمہیں دیکھ کر حیران رہ جائے گی۔"

قافلہ قادیان میں شامل ہونے والے اصحاب متوجہ ہوں

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس مرتبہ انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر قافلہ قادیان جائے گا۔ رمضان المبارک کی وجہ سے جلسہ سالانہ کی تاریخیں ۴-۵-۶ دسمبر مقرر ہوئی ہیں۔ قافلہ کی روانگی انشاء اللہ تعالیٰ لاہور سے بتاریخ ۲ر دسمبر ۶۶ء گنڈا سنگھ حسینی والا بارڈر کے ذریعہ ہوگی۔ لاہور سے بارڈر تک اور بارڈر سے فیروزپور سٹیشن تک سفر بذریعہ بس ہوگا اور فیروزپور سے بذریعہ ٹرین جالندھر امرتسر ہوتے ہوئے ۳ر دسمبر کو قادیان پہنچیں گے اور قادیان سے ۷ر دسمبر کی شام کو امرتسر سے واپسی ہوگی۔ اور حسینی والا گنڈا سنگھ بارڈر پر ۸ر دسمبر کو واپس پہنچیں گے۔ اور وہاں سے بذریعہ بس لاہور آنا ہوگا۔

جو اصحاب قافلہ میں جانا چاہیں وہ نظارت خدمت درویشاں سے شمولیت کے لئے مطبوعہ فارم حاصل کر کے اپنے ضروری مطلوبہ کوائف بھجوا دیں مندرجہ ذیل شرائط جو بہرحال ضروری ہیں انہیں ملحوظ رکھا جائے

۱۔ صرف ایسے احباب درخواستیں بھجوائیں جن کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہو۔ اور وہ ہندوستان کے سفر کے لئے کام آ سکتا ہو یا وہ پاسپورٹ جلد بنوا سکتے ہوں، نیز وہ پختہ طور پر قادیان جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہوں اور بعد میں ارادہ ترک کر کے دفتر کی پریشانی اور ناواجب اخراجات کا موجب نہ بنیں

۲۔ اس قافلہ میں صرف وہی اصحاب شامل ہو سکتے ہیں جو تین سال سے قادیان نہیں گئے۔ یعنی ۱۹۶۴ء اور ۱۹۶۵ء میں قادیان نہیں گئے۔

۳۔ درخواست مطبوعہ فارم پر دی جائے اور اس پر پریذیڈنٹ یا امیر مقامی جماعت کی تصدیق درج ہونی ضروری ہے۔

۴۔ چونکہ یہ ایام شدید سردی کے ہوں گے اور سفر لمبا ہے اس لئے اس قافلہ میں مستورات بچے اور ضعیف العمر اصحاب نہیں جا سکیں گے۔

۵۔ جن احباب کے پاس انٹرنیشنل پاسپورٹ موجود ہے مگر اس میں انڈیا درج نہیں وہ فوراً اس میں انڈیا درج کروا لیں

۶۔ یہ درخواستیں ۱۰ر نومبر ۱۹۶۶ء تک بہرصورت نظارت خدمت درویشاں میں پہنچ جانی چاہئیں۔ کیونکہ وقت تھوڑا ہے۔ لہٰذا قافلہ میں شامل ہونے والے احباب جلدی کریں۔

(ناظر خدمت درویشاں)

دارالافتاء

ضروری ہدایت!

بعض احباب اپنی ذاتی حیثیت میں کسی مسئلہ کے بارہ میں دارالافتاء سے استفسار کرتے ہیں اور پھر امیر یا مقامی جماعت کو بھی مجبور کرتے ہیں کہ وہ بھی اس فتوے کے مطابق عمل کریں۔ یہ طریق جماعتی نظام میں الجھن کا موجب بنتا ہے حقیقت یہ ہے کہ جب کسی فرد کو فتویٰ بھجوایا جاتا ہے تو وہ دراصل اس کے اپنے بیان کردہ استفسار کا جواب ہوتا ہے اور صرف اسی کے لئے شرعی وضاحت کی حیثیت رکھتا ہے دوسرے کے لئے وہ قطعی سند نہیں۔ ہاں مقامی امیر یا پریذیڈنٹ اگر جماعتی حیثیت میں کوئی استفتاء بھجوائیں تو پھر احباب جماعت کو اس جماعت کی عمومیت تسلیم کرتے ہوئے اپنا طرز عمل اس کے مطابق بنانا چاہیئے

(ناظم دارالافتاء)

ماہنامہ الفرقان کے چندہ کے متعلق اعلان

دفتر الفرقان گولبازار سے بدل گیا ہے اس کی ایک چھوٹی شاخ احاطہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری صاحب میں ہے وہاں پر دوست چندہ جمع کرا سکتے ہیں گولبازار میں ملک جی برادرز کے پاس الفرقان کی ایجنسی ہے وہاں بھی باخذ رسید چندہ جمع کرایا جا سکتا ہے۔ (خاکسار ابو العطاء جالندھری)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴